4۔ لگتا نہیں ہے دل میرا اجڑے دیار میں

بہادر شاہ ظفؔر

(1775ء۔۔۔۔۔1869ء)

تعارف:

بہادر شاہ خاندان مغلیہ کے آخری تاجدار تھے۔ جب انہوں نے بادشاہت سنبھالی، تو اس وقت مغلیہ اقتدار اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا۔ شاہی خاندان کا فرد ہونے کے ساتھ ساتھ انھوں نے شاعرانہ طبعیت بھی پائی تھی۔ شاعری میں سانسیں رضا اور غالب سے اصلاح لی۔ 1857 کی جنگ آزادی میں ان سے اقتدار چھن گیا۔ ان کے بیٹوں کو قتل کیا گیا اور انہیں انگریزوں نے جلا وطن کر کے رنگون میں نظر بند کر دیا جہاں انہوں نے زندگی کے آخری سال انتہائی قسم بڑی میں بسر کئے رنگون میں ہی انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے۔

سوز و گداز:

بہادر شاہ ظفر کے کلیات یں تیس ہزار سے زائد شعر ہیں۔ انہوں نے تقریبا سبھی اصناف شاعری میں طبع آزمائی کی ان کی پہچان ان کی غزل ہے، جس میں سوز و گداز اور غم کے مضامین پڑھنے والوں کو متاثر کرتے ہیں۔ زبان کی صفائی اور روزمرہ کے استعمال نے ان کی غزل کو ایک خاص رنگ عطا کیا ہے۔ جس کی بدولت انہیں اردو کے اچھے غزل گو شاعروں میں شمار کیا جاتا ہے۔

تصانیف بہادر شاہ ظفر کا کلیات خاصہ ضمیم ہے، جو چار واوین پر مشتمل ہے۔ کلیات ظفر میں اردو زبان کے علاوہ پنجابی اور اور پوربی زبان کے اثرات کے حامل اشعار بھی ملتے ہیں۔

مُشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اجڑے دیار	ویران بستی	آرزو	تمنا، خواہش
دراز	طویل، لمبی	صیاد	شکاری
عالمِ ناپائیدار	مٹ جانے والی دنیا	کنج مزار	مزار کا گوشہ
کوئے یار	محبوب کی گلی		

اشعار کی تشریح

بہادر شاہ ظفر:(1775–1862)

بہادر شاہ ظفر آخری مغل بادشاہ تھے جنہیں ناکام جنگ آزادی کے بعد انگریزوں کے ہاتھوں بے حد ذلت اٹھانا پڑی اور انتہائی برے حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کی زندگی میں بے پناہ دکھ، کرب اور حزن و ملال پایا جاتا ہے۔ زندگی کے آخری ایام انتہائی کسمپرسی کے عالم میں گزارے ۔ یہ غزل بھی انہی دنوں کی یادگار ہے۔ یہ عبارت ہر شعر کی تشریح سے پہلے لکھیں۔

شعر1۔ لگتا نہیں ہے دل میرا اجڑے دیار میں

کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے اپنی زندگی کی مشکلات اور مسائل سے گھبرا کر اپنی محرومی اور مجبوریوں کا اظہار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس اجاڑ اور ویران بستی میں میرا دل ہرگز خوش نہیں ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ وہ دن گزر گئے جب میرے پاس سب کچھ تہ بادشاہ تھی و طاقت ہیں لیکن آپ کچھ نہیں رہا۔ اس لیے اب ایران کو چویں میرا دل

نہیں لگتا کہتا ہے کہ آج تک اس دنیا میں کسی کا ساتھ نہیں دیا تو میرا کیوں دے گی۔ میرا دل رنج و غم سے بوجھل ہے ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ میں اس حکم سے چھٹکارا پا سکو میں سخت پریشان اور بدحال ہوں مگر خود کو تسلی دیتے ہوئے کہتا ہوں کہ کون ہے جسے دنیا میں بقاء دوام حاصل ہے اس دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جو غم سے نجات حاصل کرلے۔یہاں ہر شخص دکھی اور پریشان ہے۔

شعر2۔ عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن

دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

تشریح

شاعر نے اس شعر میں اس مختصر ترین، عارضی اور بے ثبات زندگی کو طنز عمر درازی یعنی لمبی عمر کہا ہے۔ خوشی کے لمحات جلدی گزر جاتے ہیں جبکہ دکھوں اور غموں سے بھرے دن طویل ہوجاتے ہیں۔ ہماری یلوط زندگی بظاہر بہت طویل ہوتی ہے حقیقت میں بہت ہی عارضی مختصر ہے۔ انسان آدھی زندگی خواہش کرتے اور آدھی زندگی خواہش کی تکمیل کا انتظار کرتے گزار دیتا ہے۔ شاعر کا خیال ہے کے اس دنیا میں کوئ خواہش کبھی پوری نہیں ہوتی۔موت آجاتی ہے۔ انسان کی خواہشات کبھی پوری ہوتی ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں۔

شعر3۔ بلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ

قسمت میں قید لکھی تھی فصل بہار میں

تشریح:

اس شعر میں شاعر اپنی قسمت پر شاکر دکھائی دیتا ہے۔ شاعر چونکہ زندان میں کہہ دے اور اپنے قید ہونے کے بارے میں بالکل پریشان نہیں۔ ویسے تو بلبل اپنی قیادت پر پریشان اور خوفزدہ رہتا ہے کیونکہ رات پرندہ قید کو پسند نہیں کرتا مگر یہ ایسا پھول ہے جو اپنی قیادت پر غمزدہ نہیں ہے اسے نہ مالی سے گلا ہے اور نہ صیاد سے شکوہ ہے۔ اس شعر میں بلبل سے مراد شاہ کی اپنی ذات باغبان سے مراد دوست ہے اور صحت سے مراد فرنگی ہے شاعر کہتا ہے کہ مجھے نہ انگریزوں عزیزو اقارب سے گلا ہے اس میں کوئی قصور نہیں اور اپنی تباہیوں کا کسی سے کوئی گلہ شکوہ نہیں ہے۔یہ سب کچھ تو قسمت ہی میں لکھا تھا۔

شعر4۔ ان حسرتوں سے کہہ دو کہیں اور جا بسیں

اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغدار میں

تشریح:

اسے شعر میں شاعر انسان کی مختصر زندگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ انسان اس دنیا میں آتے ہوئے اللہ تعالی سے یہ مختصر زندگی مانگ کر لایا تھا۔شاعر نہایت مایوسی ، محرومی اور بے بسی کی کیفیت کا اظہار کرتے ہیں کہ میرا دل دکھوں غموں اور پریشانیوں سے بھرا پڑا ہے۔ ادھوری خواہشات کا بھی اتنا ہجوم ہے میں زخم اور داغ ہیں کہ اب یہاں مزید حسرت اور آرزو کی گنجائش نہیں ہے۔چناچہ ان نئ حسرتوں سے کہو کہ کوئ اور ٹھکانہ ڈھونڈیں ۔ شاعر بہت پریشان ہے اور کہتا ہے کہ اب ساری خواہشیں اور تمنا ئختم ہو چکی ہیں ،زندگی کے باقی دن گن گن کر گزار رہاہوں۔

شعر5۔ دن زندگی کے ختم ہوئے شام ہوگئی

پھیلا کے پاؤں سوئیں گے کنج مزار میں

تشریح:

شاعر کا یہ شعر ان کی بے بسی کی منہ بولتی تصویر ہے۔ ان کی زندگی غم ور درد سے بھری ہوئی تھیں اور عمر کے آخری ایام تو انہیں گن گن کر گزارنے پڑے۔ چنانچہ یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کی زندگی کی شام ہونے والی ہے۔ چونکہ بہادر شاہ ظفر کے سامنے اپنی زندگی کی شادمانی اور آزادی ہے اس لیے اسے تنہائی اور کیڈ ستاتی ہے مگر خود کو کہتے ہیں کہ آپ میری زندگی کے دن ختم ہو چکے ہیں میں نے پریشانی اور تکلیف دیکھی ہیں اب ختم ہونے والی ہیں کیونکہ میری موت کاپیغام آگیا ہے موت ہی اس کے لیے نجات اور رہائی کا باعث ہے۔

شعر6۔ کتنا ہے بد نصیب ظفرؔ دفن کے لیے

دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

تشریح:

شاعر چونکہ برصغیر کا بادشاہ تھا 1857ء کی جنگ آزادی کی زبردست ناکامی کے بعد بہادر شاہ کو انگریزوں نے جلا وطن کردیا اسے لال قلعے سے نکال کر رنگون میں قید کردیا ہر محب وطن کی طرح ان کی بھی دلی خواہش تھی کہ موت کے بعد ان کی آخری آرام گاہ وطن عزیز میں ہو مگر تقدیر کو یہ بھی گوارا نہ تھا۔ شاعر کتنا بد نصیب انسان ہے کہ جس میں محبوب وطن کی محبت میں اتنی صدمے اٹھائے، اس کی خاطر موت کو گلے لگایا، اسے اس گلی میں دفن ہونے کے لیے تھوڑی سی جگہ بھی نہ مل سکی۔ بہادر شاہ ظفر نے قسمت کی اسی ستم ظریفی کا ماتم کیا ہے۔

حل مشقی سوالات

سوال1: بہادر شاہ ظفر کی غزل کو سامنے رکھتے ہوئے مختصر جواب دیں۔

(الف) انسان کی عمر دراز کے چار دن کیسے کرتے ہیں؟

انسان کی عمر دراز اس کو اگر چار دن تصور کر لیا جائے تو دو دن انسان دنیا کی خواہشات اپنے دل میں پیدا کرنے اور اکٹھی کرنے میں گزار دیتا ہے اور دو دن ان خواہشات کی تکمیل کے انتظار میں گزر جاتے ہیں

(ب) بلبل کو باغباں اور صیاد سے کیا گلہ ہے؟

جواب: بلبل کو باغباں اور صیاد سے کوئی گلہ نہیں ہے بلکہ بلبل کا قید ہوجانا اس کی تقدیر میں تھا۔ شاعر کا کہنا یہ ہے کہ مجھے نہ تو اپنے ساتھیوں سے شکوہ ہے نہ قابض انگریزوں سے بلکہ اپنے وطن سے دور قید ہوجانا اس کی قسمت میں تھا۔

(ج)بلبل کی قسمت میں کیا لکھا تھا؟

جواب: بلندی قسمت میں قید اور مصیبت لکھی تھی تھی۔

(د) شاعر اپنی حسرتوں سے کیا کہنا چاہتا ہے

جواب: اپنی حسرتوں سے یہ کہنا چاہتا ہے کہ آپ کسی اور دل میں ٹھکانہ ڈھونڈ لیا کیونکہ زخموں سے چور دل میں اب مزید زخم کھانے کی گنجائش نہیں ہے۔

(ح)شاعر نے اپنی کس بد نصیبی کا ذکر کیا ہے

جواب: شاعر نے اپنے محبوب کی گلی یعنی وطن میں دفن نہ ہونے کی بد نصیبی کا ذکر کیا ہے۔

سوال2۔ مندرجہ ذیل الفاظ اور تراکیب کے معنی لکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دیار	شہر، ملک	عالم ناپائیدار	عارضی دنیا
باغباں	مالی	فصل بہار	بہار کا موسم
کنج مزار	قبر کا کونہ		

سوال: اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

عالم ناپائیدار، عمر دراز، صیاد، باغباں، کنج مزار

جواب: عَالَمْ نَاپَاْئِیْدَاْرْ، عُمْرِ دَرَاْزْ، صَیَاْدْ، بَاْغْبَاْںْ، کُنْجِ مَزَاْرْ۔

سوال4: کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
اجڑا دیار	کوئے دیار	عالم ناپائیدار
عمر دراز	شام	چار دن
آرزو	دل داغ دار	انتظار
باغباں	فصل بہار	صیاد
قید	صیاد	فصل بہار
حسرتیں	انتظار	دلِ داغ دار
دن	چار دن	شام
دو گز زمین	عالم ناپائیدار	کوئے یار

5۔ مقطعے میں شاعر نے کس چیز کی تمنا کی ہے؟

جواب: شاعر نے اپنے وطن کی سرزمین میں دفن ہونے کی تمنا کی ہے۔

6۔ ظفر کی اس غزل کو غور سے پڑھیں اور درج ذیل کے جواب دیں۔

(الف) اس غزل کا مطلع کیا ہے؟

جواب: اس غزل کا مطلع یہ ہے۔

لگتا نہیں ہے دل میرا اجڑے دیار میں

کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں

(ب) اس غزل کا مقطع کیا ہے؟

جواب: کتنا ہے بد نصیب ظفر دفن کے لیے

دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

(ج) اس غزل کی ردیف کیا ہے؟

جواب: اس غزل کی ردیف "میں" ہے۔

(د) کوئی سے چار قافیوں کی نشاندہی کریں۔

جواب: دیار، ناپائیدار، انتظار، بہار، داغ دار، مزار، یار

7۔ پہلے شعر میں شاعر نے "اجڑے تیار" کو کس کے لیے استعارہ استعمال کیا ہے؟

جواب؛ شاعر نے پہلے شعر میں اجڑے دیار کو دنیا کے لیے خصوصاً رنگون کے لیے استعارہ استعمال کیا ہے۔

8۔ مقطعے میں شاعر نے "دو گز زمین" کا کنایہ کس کے لیے استعمال کیا ہے؟

جواب: شاعر نے دو گز زمین کا کنایہ کوئے یار یعنی اپنے وطن کے لئے استعمال کیا ہے۔

9۔ اس غزل کا کون سا شعر پسند ہے؟ پسندیدگی کی وجہ بھی لکھیں۔

جواب: مجھے اس غزل کا پانچواں شعر پسند ہے کیونکہ اس شعر میں دنیا کی حقیقت یعنی بے ثباتی اور ناپائیداری کا ذکر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیا کے رنج و الم کے خاتمے کا بھی ذکر ہے۔

10۔ متن کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے مصرع مکمل کریں۔

جواب: (الف) کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں

(ب) دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

(ج) بلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ

(د) پھیلا کے پاؤں سوئیں گے کنج مزار